تہاری ان مذموم حرکات سے جو روحانی اذیت پہنچ رہی ہے۔ اس کے وبال سے یہ بالآخر ساری کائنات اجڑ جائے گی اور عرش و فرش بھی لرز اٹھے گا۔ کیا ان حالات میں ملتِ محمدی کے سنبھلنے کا کوئی امکان ہے؟ کیا ہمارے دلوں کے قفل کبھی ٹوٹ بھی جائیں گے۔؟ وہ اجنبی جو دلوں کے اندھے ہیں لیکن سائنس و حکمت کے زور سے لوگوں کی گئی ہوئی بینائی واپس لوٹا رہے ہیں، مگر ہماری کوتاہ بینی کا یہ عالم ہے کہ دلوں کی تاریکی کے ساتھ ہماری آنکھیں بھی اندھی ہو رہی ہیں۔ اور عشقِ رسول کے نام پر یہ کھلی ہوئی تضحیک اور گستاخیاں ہمیں عظمت و احترام کے مظاہرے دکھائی دیتے ہیں۔ فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ ۔

---

آپ نے اس خبر کو پڑھ کر کچھ سوچا بھی ؟ کہ ضلع سلہٹ میں ایک شادی شدہ خاتون کے ہاں ۵ جڑواں بچے پیدا ہوئے ۔۔ ضبطِ ولادت کے اس دور میں جبکہ اس کی کامیابی پر ۳۰ کروڑ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ قدرت کی طرف سے یہ واقعہ ایک طمانچہ ہے ان لوگوں کے منہ پر جو خلق و معاش کی کنجیاں اس کائنات کے خالق سے چھین کر اس پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ خدا کے بندے اس واقعہ سے سبق لو۔ کیا تمہیں اس وقت ہوش آئے گا، کہ پہاڑوں، ٹیلوں، اور غاروں سے غول کے غول بچے برآمد ہونے لگیں۔ یا آسمان سے بچوں کی ایسی بارش ہو کہ تم ان کا گلا گھونٹ گھونٹ کر بھی ختم نہ کر سکو۔ یقین رکھو کہ جس ذات کے ہاں پیدائشی قوتوں کی اتنی فراوانی ہے، وہ اپنی مخلوق کے ارزاق کا بھی کفیل ہے۔ کیا وہ عالمِ خاکی کے تمام جانداروں کو تم سے زیادہ اور اچھا رزق نہیں دیتا؟ پھر کیا تم نے کبھی ان چرندوں اور پرندوں کے ہاں بھی خاندانی منصوبہ بندی نام کی کوئی "بلا" دیکھی ہے۔ کیا تم نے حضرت سلیمان کا وہ واقعہ نہیں پڑھا کہ انہوں نے ایک بار تمام مخلوق کو ایک وقت کھانا کھلانے کی دعوت دینی چاہی اور بہ ہزار منت و سماجت خداوند کریم کو راضی کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سبق دینے کیلئے یہ دعوت سلیمانی منظور فرمائی۔ پھر وقت مقررہ سے کافی عرصہ قبل حضرت سلیمانؑ کی نہ صرف تمام فوج بلکہ مسخر شدہ جنات بھی اشیائے خوردنی کی فراہمی میں لگ گئے۔ میلوں تک دستر خوان سجایا گیا۔ حضرت سلیمانؑ کی طرف سے صلائے عام ہوئی۔ ابتدا بحری مخلوق کی ایک ناتواں مچھلی سے ہوئی۔ اور مچھلی مہینوں کی جمع کی ہوئی یہ ساری خوراک چند لقموں میں ہڑپ کر گئی اور دستر خوان صاف کرتے ہوئے دوسرے سرے سے نکل گئی۔ پھر بھی ھل من مزید پکارنے لگی کہ سلیمان علیہ السلام مجھے کچھ کھلائیے۔ بھوک کے مارے میرا حال برا ہو رہا ہے۔ ادھر